91

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء - عسےٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی

سالانہ للعہ

ششماہی ہعہ

سہ ماہی للعہ

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۱۸ شلنگ

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۳ شعبان ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ اکتوبر۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ؛؛

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی طبیعت اب بفضل خدا اچھی ہے ؛؛

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو پیشاب کی تکلیف سے افاقہ ہے۔ مگر بازو کی تکلیف بدستور ہے احباب دعائے صحت کریں ؛؛

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری فیض اللہ چک بھیجے گئے ہیں ؛؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامل راستبازوں کے مصفّٰی قلوب کو خدا تعالیٰ اپنا عرش بنا لیتا ہے

"جب ایک انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتا ہے۔ اور تمام دنیا پر اُس کو اختیار کر لیتا ہے اور غیر اللہ کی عظمت اور وجاہت اس کے دل میں باقی نہیں رہتی۔ بلکہ سب کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی بدتر سمجھتا ہے۔ تب خدا جو اس کے دل کو دیکھتا ہے۔ ایک بھاری تجلی کے ساتھ اس پر نازل ہوتا ہے اور جس طرح ایک صاف آئینہ میں جو آفتاب کے مقابل پر رکھا گیا ہے۔ آفتاب کا عکس ایسے پورے طور پر پڑتا ہے کہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں کہہ سکتے ہیں۔ کہ وُہی آفتاب جو آسمان پر ہے۔ اس آئینہ میں بھی موجود ہے ایسا ہی خدا ایسے دل پر اترتا ہے۔ اور اُس کے دل کو اپنا عرش بنا لیتا ہے۔ یہی وہ امر ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے

پہلی کتابوں میں جو کامل راستبازوں کو خدا کے بیٹے کر کے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بھی یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ وُہ درحقیقت خدا کے بیٹے ہیں۔ کیونکہ یہ تو کفر ہے اور خدا بیٹوں اور بیٹیوں سے پاک ہے۔ بلکہ یہ معنے ہیں کہ ان کامل راستبازوں کے آئینہ صافی میں عکسی طور پر خدا نازل ہُوا تھا۔ اور ایک شخص کا عکس جو آئینہ میں ظاہر ہوتا ہے۔ استعارہ کے رنگ میں گویا وُہ اس کا بیٹا ہوتا ہے کیونکہ جیسا کہ بیٹا باپ سے پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی عکس اپنے اصل سے پیدا ہوتا ہے۔ پس جبکہ ایسے دل میں جو نہایت صافی ہے۔ اور کوئی کدورت اس میں باقی نہیں رہی تجلیات الٰہیہ کا انعکاس ہوتا ہے۔ تو وُہ عکسی تصویر استعارہ کے رنگ میں اصل کے لئے بطور بیٹے کے ہو جاتی ہے۔ اسی بنا پر توریت میں کہا گیا ہے۔ کہ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ بنگال کی اکیسویں سالانہ کانفرنس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے اظہار عقیدت کی مخلصانہ قرارداد

برہمن بڑیہ ۱۶ اکتوبر۔ مولوی عبد المالک صاحب خادم برہمن بڑیہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۱۴ اور ۱۵ اکتوبر کو برہمن بڑیہ میں احمدیان بنگال کی اکیسویں سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ خان بہادر چودہری ابوالہاشم خانصاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس میں بنگال اور آسام کے مختلف حصوں سے ڈیلیگیٹ شامل ہوئے۔ صاحب صدر نے اپنی افتتاحیہ تقریر میں واضح کیا۔ کہ جماعت احمدیہ کا مقصد موجودہ پُرفتن دنیا کو انصاف رواداری اور محبت کا پیغام پہونچانا ہے۔ نیز آپ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو تلقین فرمائی۔ کہ وہ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ منظم کرنے کی کوشش کریں۔

مولوی بدر الدین احمد صاحب پلیڈر رنگپور نے اپنی تقریر میں اس امتیاز کی وضاحت کی۔ جو خدا تعالےٰ کے انبیاء اور انسانوں کے منتخب کئے ہوئے لیڈروں میں ہوتا ہے۔ اور ثابت کیا۔ کہ دنیا کے احیاء کے لئے انبیاء کا وجود کس قدر ضروری ہوتا ہے۔ مولوی دولت احمد خان صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل پلیڈر کلکتہ نے دنیا کے پُرآشوب حالات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ بین الاقوامی صلح و آشتی قائم کرنے کا یقینی ذریعہ یہ ہے۔ کہ بین الملی اور بین الاقوامی تعلقات کے متعلق اسلام نے جو اصول بیان کئے ہیں۔ انہیں اختیار کیا جائے۔ ان کے علاوہ مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندہری۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ بنگال۔ مولوی غلام صمدانی صاحب پلیڈر برہمن بڑیہ اور امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ نے بھی تقریریں کیں۔

اس کے بعد ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ جس میں مخرجین کی مذموم حرکات کی مذمت کی گئی۔ اور بنگال کے تمام احمدیوں کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا گیا۔ یہ ریزولیشن متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔ احمدیہ لٹریچر کی اشاعت اور جماعتہائے احمدیہ بنگال کے آرگن بنگالی میگزین کے حجم کو بڑھانے کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔ سالہائے ماسبق کی طرح احمدی خواتین کی کانفرنس کل منعقد ہوگی ؂

درخواستہائے دعا

(۱) غیور احمد صاحب ابن خانبہادر محمد علی خان صاحب کوہاٹ چند دنوں سے بیمار ہیں۔

(۲) منشی حبیب احمد صاحب کاتب قادیان کی لڑکی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ (۳) فضل محمد صاحب بجولہ ریاست کپورتھلہ کی آنکھوں کا اپریشن ہونے والا ہے۔ (۴) بابو مختار احمد صاحب مغلپورہ لاہور کی لڑکی امتہ الباسط بعارضہ ناسور بیمار ہے۔ (۵) نور احمد صاحب تہہ کلاں کی اہلیہ ایک عرصہ سے شدید بیمار ہے۔ احباب ان سب کی صحت کیلئے دعا کریں۔

فتح محمد صاحب شمر ا کراچی کے مقدمہ کی آئندہ تاریخ ۲۲ نومبر ہے۔ احباب انکی کامیابی کیلئے دعا کریں

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؂

۱۲۴۰	تحریری بیعت۔ میاں دھوپا صاحب	ضلع آگرہ
۱۲۴۱	" " پودی صاحب	" "
۱۲۴۲	" " چاندبی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۱۲۴۳	" " محمد غلام ربانی صاحب	ڈھاکہ بنگال
۱۲۴۴	" " محمد مسلم باری صاحب	" "
۱۲۴۵	" " مستری معراج الدین صاحب . . .	ضلع لاہور
۱۲۴۶	دستی بیعت۔ میاں علی محمد صاحب	" ہوشیارپور
۱۲۴۷	" " مہر الدین صاحب	" سہارنپور
۱۲۴۸	" " سید حبیب شاہ صاحب . . .	" گورداسپور
۱۲۵۰	" " میاں فتح محمد صاحب	ملتان

تحریک جدید کے متعلق ایک ضروری اعلان

دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ تحریک جدید کا تیسرا سال ختم ہو رہا ہے۔ جس کی آخری میعاد یکم دسمبر ۱۹۳۷ء ہے۔ مگر ابھی تک جماعتوں اور افراد کی طرف پچاس ہزار روپیہ وعدوں کا بقایا ہے۔ بقایا داروں کو بقایا کی اطلاع کردی گئی ہے۔ فوری توجہ کی جائے۔

دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید بارہا اعلان کر چکا ہے۔ کہ تحریک جدید کی رقوم ارسال کرتے وقت کوپن پر اسم وار تفصیل دی جایا کرے۔ مگر بعض جماعتوں نے توجہ نہیں کی۔ اس لئے ہوسکتا ہے۔ کہ کسی جماعت یا فرد کو اپنا حساب درست نہ معلوم ہو۔ اس کے لئے کوپن نمبر اور تاریخ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ سے مطلع کیا جائے۔ تو پڑتال کی جاسکے گی۔

خاکسار:۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

تقرر عہدہ داران مال

(۱) جماعت احمدیہ ناسنور (کشمیر) کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران مقرر کئے گئے ہیں۔

۱۔ خواجہ عبد الرحمٰن صاحب — سیکرٹری مال

۲۔ خواجہ عبد الرزاق صاحب ڈار — امین

۳۔ عبد الغنی صاحب ملک — محاسب

۴۔ سید محمد یٰسین صاحب منشی عبد الکریم صاحب غلام محمد صاحب — محصلین

(۲) چوہدری سلطان احمد صاحب سربراہ نمبردار ولد چوہدری اللہ دوایا صاحب کو انجمن احمدیہ موضع کرتو ضلع شیخوپورہ کا سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ شعبان ۱۳۵۶ھ

مسلمانانِ ہند کی سیاسی تاریخ میں ایک نئے باب کا افتتاح

متحدہ محاذ قائم کرنے کی سعی

مسلمانوں کے متعلق کانگرس کا موجودہ جارحانہ رویہ فرقہ وار امور کے حل سے اس کی بے توجہی اور اقلیتوں کے حقوق سے سرد مہری ایسی باتیں نہیں جنہیں مسلمانانِ ہند خاموشی سے برداشت کر لیتے۔ اور اپنی قسمت کو کانگرس کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے اپنی ہستی اپنے اعلےٰ و افضل تمدن اور معاشرت کو کھو دیتے۔ ان باتوں کا ردِّ عمل پیدا ہونا ضروری تھا۔ اور وُہ پیدا ہوا۔ اور مسلمانوں نے محسوس کیا۔ کہ اب ان کے سامنے صرف دو ہی راستے ہیں یا تو وُہ اپنے آپ کو کانگرس میں مدغم کر کے اس کے جوشِ اقتدار جوئی و تسلط خواہی کے شکار ہو جائیں۔ یا ایک زندہ قوم کی طرح آبرومندانہ زندگی بسر کرنے کی خواہش لے کر اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک متحدہ محاذ قائم کریں۔ مقامِ مسرت ہے۔ کہ انہوں نے موخر الذکر راستہ اختیار کرنے کا عزم کر لیا ہے۔ خدا کرے یہ عزم قائم رہے۔ اور نتیجہ خیز ثابت ہو۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا پچیسواں اجلاس جو ۱۵-۱۶ اکتوبر کو لکھنؤ میں منعقد ہوا۔ اپنی نوعیت کے لحاظ سے تمام گزشتہ اجلاسوں سے نمایاں اور ممتاز نظر آتا ہے۔ اور اس کے امید افزاء کوائف کے پیشِ نظر یہ کہنا شاید بے جا نہ ہوگا۔ کہ اس سے مسلمانانِ ہند کی سیاسی تاریخ میں ایک نئے باب کا افتتاح ہو رہا ہے۔

سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب۔ اور مسٹر جناح کے مابین اتحاد کی جو صورت پیدا ہوئی ہے۔ اور جس سے مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے اتفاق کیا ہے مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کے لئے ایک نہایت ہی نیک فال ہے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ مسلمانانِ ہند اقلیت میں ہیں۔ یہ بھی درست ہے۔ کہ مال و دولت کے لحاظ سے وُہ کمزور ہیں۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ حکومت میں اثر و رسوخ رکھنے والوں کی ان میں کمی ہے۔ لیکن سب سے بڑی مصیبت جو ان پر مسلط ہے۔ اور جس نے ان کو تباہ حال بنا رکھا ہے۔ وُہ ان کا تشتت اور افتراق ہے۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ جو قوم پہلے ہی ہر رنگ میں کمزور ہو۔ وہ اگر پراگندہ اور منتشر بھی ہو۔ تو اس کے لئے سوائے ذلت و رسوائی کے کچھ نہیں ہوتا۔ چونکہ مسلمانانِ ہند کو اس کا کافی تجربہ ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں کانگرس انہی مسلمانوں کو ہڑپ کر جانے کے لئے منہ کھولے ان کی طرف دوڑی چلی آ رہی ہے۔ جن پر مسلمانوں کو متحد اور متفق کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس لئے اب خاص طور پر یہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ تمام ہندوستان کے مسلمان سیاسی لحاظ سے ایک جھنڈے کے نیچے جمع ہوں اور اس جھنڈے کا نام مسلم لیگ ہو۔ کیونکہ مسلمانوں کی سب سے پُرانی سیاسی انجمن یہی ہے چنانچہ لکھنؤ کے اجتماع میں یہی فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس کے ماتحت وزیر اعظم پنجاب اور وزیر اعظم بنگال نے اعلان کیا ہے۔ کہ وُہ اپنی اپنی پارٹیوں کے مسلمان ممبروں کو مشورہ دیں گے کہ وُہ لیگ کے ممبر بن جائیں۔ نیز آئندہ لیجسلیٹو کے انتخابات اور ضمنی انتخاب میں وُہ گروپ جن پر اتحاد پارٹی اور بنگال کی پرجا پارٹی مشتمل ہے۔ مشترکہ طور پر ان امیدواروں کی حمائت کریں گے۔ جنہیں ان کا نمائندہ گروپ کھڑا کرے گا۔ گویا پنجاب۔ اور بنگال کی ان پارٹیوں نے جو برسر حکومت ہیں۔ اور جنہیں مسلم لیگ کا فتح یاب حریف سمجھا جاتا تھا۔ انہوں نے مسلم لیگ کی قیادت منظور کر لی ہے۔ اور اس طرح مسلمانوں کا ایک ایسا محاذ بن گیا ہے۔ کہ اگر اسے صحیح معنوں میں قائم رکھا جائے۔ تو مسلمانوں کے مفادات اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے۔

صرف اس اطلاع نے کہ مسلمان متحد ہو رہے ہیں۔ مخالف حلقوں میں جو سراسیمگی پیدا کر دی ہے۔ اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اگر مسلمان فی الواقعہ متحد ہو کر اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کریں۔ تو اس کا کس قدر خوشگوار نتیجہ نکل سکتا ہے۔

کانگرس کے نادان دوست

حال میں ہوشیار پور کے ایک کانگرسی اجتماع میں ایک مسلمان نے کانگرس کی حمایت کرتے ہوئے لیکن در اصل اپنے آپ کو اس کا نادان دوست ثابت کرتے ہوئے مسلمانوں کے متعلق یہ نہایت دل آزار کلمات استعمال کئے۔ کہ:-

"آج تک مسلمانوں کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ رہا ہے۔ لیکن اب بدل کر لا الٰہ الا اللہ وائسرائے رسول اللہ یا انگریز رسول اللہ ہو گیا ہے۔"

اس کے خلاف اس جلسہ میں بھی مسلمانوں نے بجا طور پر اظہار ناراضگی کیا۔ اور اب اخبارات میں بھی کیا جا رہا ہے۔ ہم بھی اس بارے میں ان کے ہم نوا ہیں۔ اور کانگرس کے ذمہ وار ارکان کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ ایسے مونہہ پھٹ مسلمان کہلانے والوں کو وُہ اپنا آلہ کار بنا کر مسلمانوں میں اثر پیدا کرنے کی بجائے اپنے متعلق منافرت کو اور بڑھا رہے ہیں۔

افسوس ہے۔ کہ اخبار "زمیندار" اس موقعہ پر بھی احمدیت کے خلاف نیش زنی سے باز نہ رہ سکا۔ اور قطعاً بے محل بے ہودہ سرائی پر اتر آیا۔ چنانچہ مذکورہ بالا قابلِ اعتراض الفاظ کا "کانگرسی مرزائیت" کے عنوان سے ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ مقرر نے:-

"انگریز کو رسول اللہ کہہ کر کانگرسی مرزائیت کا دلچسپ ثبوت دیا ہے۔"

حالانکہ یہ کہنے والے نے ان لوگوں کی تقلید کی ہے۔ جو جماعت احمدیہ پر اسی قسم کا ناروا اتہام لگایا کرتے ہیں۔ اور جن میں "زمیندار" پیش پیش ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ معجزہ شفاء الامراض کا ظہور

مرہم عیسیٰ نے دی تھی محض عیسیٰ کو شفا
میری مرہم سے شفا پائے گا ہر ملک و دیار

(۲)

اشاعت گزشتہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ایسے معجزات بیان کرتے ہوئے جن کا تعلق شفاء الامراض کے ساتھ ہے اس امر کا ذکر کیا گیا تھا۔ کہ ان معجزات کا صدور آپ کی صداقت و حقانیت کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ کیونکہ ان سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کا تعلق فی الحقیقت اس خدا کے ساتھ تھا۔ جو علیٰ کل شیٔ قدیر ہے۔ جو صفتِ شفاء کا مالک ہے۔ اور جس کے قبضۂ قدرت میں زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ ہے۔ ایک کاذب اور مفتری انسان ہرگز ایسے معجزات دکھلانے کی قدرت نہیں رکھتا جو احیاء موتیٰ کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہوں۔ اور نہ خدا تعالےٰ کی طرف سے اسے ان تائیدات سے نوازا جاتا ہے۔ جو تائیدات اور نصرتیں ہر لمحہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شامل حال رہیں اگر کارخانۂ عالم میں ایک کاذب اور صادق میں یہ مابہ الامتیاز نہ ہو۔ تو خدا کی خدائی مشتبہ ہو جائے۔ اور دنیا سے امن بالکل اٹھ جائے۔ لیکن خدا نے یہ نہیں چاہا کہ دنیا ایک خلجان اور بے اطمینانی کی حالت میں رہے۔ بلکہ وہ لوگوں کو بصیرت اور ایمانی شعور کے ایک اعلےٰ مقام پر دیکھنا چاہتا ہے اسی لئے جب وہ اپنے کسی مامور اور مرسل کو مبعوث فرماتا ہے۔ تو اپنے انعامات نشانات اور معجزات کی ایک زوردار بارش اس پر نازل کرتا ہے۔ جس سے ہر بینا آنکھ یہ امر بھانپ جاتی ہے۔ کہ وہ درگاہِ عالی کا بندہ ہے۔ اور اس کا مقابلہ خدا سے مقابلہ کرنا ہے:۔

اللہ تعالےٰ کی انہی تائیدات اور نصرتوں کا ایک زندہ ثبوت وہ معجزات ہیں۔ جو جاں لب اور شدید امراض میں مبتلا مریضوں کی شفایابی کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے۔ اور جنہوں نے آپ کے مامور من اللہ ہونے پر ایک قطعی اور ابدی مہر ثبت کر دی۔ صحیفۂ امروزہ میں اس قسم کے بعض اور معجزات احباب کے ازدیاد ایمان کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۱۰)

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کو بچپن میں ایک دفعہ سخت بخار ہو گیا۔ اور اس بخار کے ساتھ رانوں میں دو گلٹیاں بھی نکل آئیں۔ جس سے قطعی طور پر معلوم ہو گیا۔ کہ یہ طاعون ہے۔ گھر میں سب پر دہشت طاری ہو گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ آپ کے معالج تھے۔ مگر ہر دو بنِ ران میں دو گلٹیوں کے نکلنے سے آپ بھی دہشت زدہ ہو گئے تب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کرنی شروع کی۔ اور نہائت اضطراب سے توجہ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ابھی دو یا تین گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں گزرا ہو گا۔ کہ بخار بالکل ٹوٹ گیا۔ اور پھر گلٹیاں بھی گم ہو گئیں۔ گویا مرض کا نام و نشان نہ رہا اور طاعون کے تمام آثار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے جاتے رہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک (تفصیل کے لئے دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۲۸ و ۳۲۹)

(۱۱)

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی بیمار تھیں۔ اور آپ کو سخت تکلیف تھی۔ کئی دوائیاں دی گئیں۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا میں مشغول ہوئے۔ الہام ہوا انّ معی ربی سیھدین۔ چنانچہ ابھی دو منٹ ہی گزرے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ نے مرض کی حقیقت کھول دی۔ مرض نہائت تکلیف دہ تپ تھا۔ ساتھ اس کے اور عوارض تھے۔ صبح کے وقت خواب میں کسی نے بلند آواز سے کہا تپ ٹوٹ گیا۔ اور آثار صحت ظاہر ہوئے چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ شفایاب ہو گئیں۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۲ صفحہ ۱)

(۱۲)

حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"مجھے دماغی کمزوری اور دوران سر کی وجہ سے بہت سی ناطاقتی ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا۔ کہ اب میری حالت بالکل تالیف تصنیف کے لائق نہیں رہی۔ اور ایسی کمزوری تھی۔ کہ گویا بدن میں روح نہیں تھی۔ (میں نے دعا کی تھی کہ خدا تعالےٰ مجھے وہ پہلی قوت جوانی کے عالم کی عطا کرے۔ تا میں کچھ خدمتِ دین کر سکوں۔) اس حالت میں مجھے الہام ہوا تردّ علیک انوار الشباب یعنے جوانی کے نور تیری طرف واپس کئے جائیں گے۔ بعد اس کے چند روز میں ہی مجھے محسوس ہوا۔ کہ میری گم شدہ قوتیں پھر واپس آتی جاتی ہیں۔ اور تھوڑے دنوں کے بعد مجھ میں اس قدر طاقت ہو گئی۔ کہ میں ہر روز دو دو جزو نو تالیف کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھ سکتا ہوں۔ اور نہ صرف لکھنا بلکہ سوچنا اور فکر کرنا جو نئی تالیف کے لئے ضروری ہے۔ پورے طور پر میسر آ گیا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۳ و ۳۱۴)

(۱۳)

ایک اور معجزہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"عبد الکریم نام ولد عبد الرحمٰن ساکن حیدر آباد دکن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب علم ہے۔ قضاء و قدر سے اس کو سگ دیوانہ کاٹ گیا ہم نے اس کو معالجہ کے لئے کسولی بھیج دیا۔ چند روز تک اس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا۔ پھر وہ قادیان میں واپس آیا۔ تھوڑے دنوں کے گزرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے۔ جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ اور پانی سے ڈرنے لگا۔ اور خوفناک حالت پیدا ہو گئی۔ تب اس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بے قرار ہوا۔ اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہو گئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹے کے بعد مر جائے گا۔ ناچار اس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا۔ اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی۔ اور پوچھا گیا۔ کہ اس حالت میں اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہو گئی۔ اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا۔ کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابلِ رحم تھا۔ اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا۔ کہ اگر وہ مر گیا۔ تو ایک بُرے رنگ میں اس کی موت شماتتِ اعداء کا موجب ہو گی۔ تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بے قراری میں مبتلا ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر پیدا ہو جائے۔ تو خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے۔ کہ قریب ہے کہ اس سے مُردہ زندہ ہو جائے۔ غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آگئی۔ اور جب وہ توجہ انتہا تک پہونچ گئی۔ اور درد نے پورا تسلط میرے دل پر کر لیا۔ تب اس بیمار پر جو درحقیقت مُردہ تھا اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے۔ اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا۔ اور یا یک دفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رُخ کیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔ تب اس کو پانی دیا گیا۔ تو اس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا۔ بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھ لی۔ اور تمام رات سوتا رہا۔ اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی۔ یہاں تک کہ چند روز تک بکلی صحت یاب ہو گیا۔ میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا۔ کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہو گئی۔ اس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اس کو ہلاک کرے۔ بلکہ اس لئے تھی۔ تا خدا کا نشان ظاہر ہو۔ اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ کبھی دُنیا میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا۔ کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو۔ اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں۔ پھر کوئی شخص اس حالت سے جان بر ہو سکے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۷-۴۸)

(۱۷)

ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ ایک دم قرار نہ تھا۔ کسی شخص سے میں نے دریافت کیا۔ کہ اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس نے کہا۔ کہ علاج دنداں، اخراج دنداں۔ اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا۔ تب اُسی وقت مجھے غنودگی آگئی۔ اور میں زمین پر بے تابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور چارپائی پاس بچھی تھی۔ میں نے بے تابی کی حالت میں اس چارپائی کی پائینتی پر اپنا سر رکھ دیا۔ اور تھوڑی سی نیند آگئی۔ جب میں بیدار ہوا۔ تو درد کا نام و نشان نہ تھا۔ اور زبان پر یہ الہام جاری تھا۔

اذا مرضت فھو یشفین

یعنی جب تو بیمار ہوتا ہے۔ تو وہ تجھے شفا دیتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۵)

(۱۵)

مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں۔ ایک شدید درد سر جس سے میں نہایت بے تاب ہو جاتا تھا۔ اور ہولناک عوارض پیدا ہو جاتے تھے اور یہ مرض قریب پچیس برس تک دامنگیر رہی۔ اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہو گیا۔ اور طبیبوں نے لکھا ہے۔ کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہوتی ہے۔ ...... میں دُعا کرتا رہا۔ کہ خدا تعالیٰ ان امراض سے مجھے محفوظ رکھے۔ ایک دفعہ عالم کشف میں مجھے دکھائی دیا۔ کہ ایک سیاہ رنگ چارپائے کی شکل پر جو بھیڑ کے قد کی مانند اس کا قد تھا۔ اور بڑے بڑے بال تھے۔ اور بڑے بڑے پنجے تھے۔ میرے پر حملہ کرنے لگی۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہی مرگی ہے۔ تب میں نے اپنا داہنا ہاتھ زور سے اس کے سینہ پر مارا۔ اور کہا۔ کہ دُور ہو۔ تیرا مجھ میں حصہ نہیں تب خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ بعد اس کے وہ خطرناک عوارض جاتے رہے اور وہ درد شدید بالکل جاتی رہی صرف دوران سر کبھی کبھی ہوتا ہے۔ تا دو زرد رنگ چادروں کی پیشگوئی میں خلل نہ آئے۔ ......

دوسری مرض ذیابیطس تخمیناً بیس برس سے ہے۔ جو مجھے لاحق ہے۔ ...... ایک دن مجھے خیال آیا۔ کہ ڈاکٹروں کے تجربہ کی رُو سے انجام ذیابیطس کا یا تو نزول الما ہوتا ہے۔ اور یا کاربنکل یعنی سرطان کا پھوڑا نکلتا ہے۔ جو مہلک ہوتا ہے سو اسی وقت نزول الماء کی نسبت مجھے الہام ہوا۔ نزلت الرحمۃ علیٰ ثلاث العین وعلی الاخریین یعنی تین عضو پر رحمت نازل کی گئی۔ آنکھ اور دو اور عضو پر۔ اور پھر جب کاربنکل کا خیال میرے دل میں آیا۔ تو الہام ہوا۔ السلام علیکم۔ سو ایک عمر گزری۔ کہ میں ان بلاؤں سے محفوظ ہوں۔ فالحمد للہ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۳ و صفحہ ۳۶۴)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔ "اس جگہ آنکھ کا ذکر تو کر دیا۔ لیکن دو باقی اعضاء کی تصریح نہیں فرمائی۔ مگر لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ زندگی کا لطف تین عضو کے بقا میں ہے۔ آنکھ، کان، پران"۔ (نزول المسیح صفحہ ۲۱۴)

(۱۶)

"حقیقۃ الوحی" میں فرماتے ہیں:۔

"میرے ایک صادق دوست اور نہایت مخلص جن کا نام ہے سیٹھ عبدالرحمٰن تاجر مدراس ان کی طرف سے ایک تار آیا۔ کہ وہ کاربنکل یعنی سرطان کی بیماری سے جو ایک مہلک پھوڑا ہوتا ہے۔ بیمار ہیں۔ چونکہ سیٹھ صاحب موصوف اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں۔ اس لئے ان کی بیماری کی وجہ سے بڑا فکر اور بڑا تردد ہوا۔ قریباً نو بجے دن کا وقت تھا۔ کہ میں غم اور فکر میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ یک دفعہ غنودگی ہو کر میرا سر نیچے کی طرف جھک گیا۔ اور معاً خدائے عزوجل کی طرف سے وحی ہوئی۔ کہ آثار زندگی۔ بعد اس کے ایک اور تار مدراس سے آیا۔ کہ حالت اچھی ہے۔ کوئی گھبراہٹ نہیں۔ لیکن پھر ایک اور خط آیا۔ کہ جو ان کے بھائی صالح محمد مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا جس کا یہ مضمون تھا۔ کہ سیٹھ صاحب کو پہلے اس سے ذیابیطس کی بھی شکایت تھی۔ چونکہ ذیابیطس کا کاربنکل اچھا ہونا قریباً محال ہے۔ اس لئے دوبارہ غم اور فکر نے استیلا کیا۔ اور غم انتہا تک پہنچ گیا۔ اور یہ غم اس لئے ہوا۔ کہ میں نے سیٹھ عبدالرحمٰن کو بہت ہی مخلص پایا تھا۔ ... اور ان کا حق تھا۔ کہ ان کے لئے بہت دُعا کی جائے۔ آخر دل نے ان کے لئے نہایت درجہ جوش مارا جو خارق عادت تھا۔ اور کیا رات اور کیا دن۔ میں نہایت توجہ سے دُعا میں لگا رہا۔ تب خدا تعالیٰ نے بھی خارق عادت نتیجہ دکھلایا۔ اور ایسی مہلک مرض سے سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کو نجات بخشی گویا ان کو نئے سرے سے زندہ کیا چنانچہ وہ اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی دُعا سے ایک بڑا معجزہ دکھلایا۔ ورنہ زندگی کی کچھ بھی امید نہ تھی۔ ... کاربنکل اور پھر اس کے ساتھ ذیابیطس اور عمر پیرانہ سالی۔ اس خوفناک صورت کو ڈاکٹر لوگ خوب جانتے ہیں۔ کہ کس قدر اس کا اچھا ہونا غیر ممکن ہے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۲۶)

یہ وہ معجزہ شفاء الامراض ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر ہوا۔ اور جس کی بیسیوں مثالوں میں سے صرف چند مثالیں احباب کے ازدیاد ایمان کے لئے پیش کی گئی ہیں اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مقام پر تحریر فرمایا ہے۔ کہ "جب کوئی سخت عارضہ ہوتا ہے۔ تو خداوند کریم اپنی طرف سے شفا بخشتا ہے"۔ (مکتوبات جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۱۱۹) اور پھر یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بعض ایسی الہامی دعائیں سکھائیں جن کا ورد آفات و مصائب سے انسان کو بہت حد تک محفوظ رکھتا ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک دُعا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسم اعظم قرار دیا ہے۔ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ہے۔ آپ اس دُعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "یہ وہ کلمات ہیں۔ کہ جو اسے پڑھے گا۔ ہر ایک آفت سے اُسے نجات ہوگی" (تذکرہ صفحہ ۴۲۳) اور پھر دوسری دعا ہے کہ یا حفیظ۔ یا عزیز۔ یا رفیق کا اکثر ورد رکھا ... (تذکرہ صفحہ ۴۵۳) اور تیسری دُعا جو امراض مہلکہ سے اکثر شفا بخشنے والی ہے۔ وہ ہے جس کا تذکرہ صفحہ ۴۸۵ پر ان الفاظ ذکر ہے کہ بسم اللہ الکافی۔ بسم اللہ الشافی۔ بسم اللہ الغفور الرحیم۔ بسم اللہ البر الکریم۔ یا حفیظ۔ یا عزیز۔ یا رفیق۔ یا ولی اشفنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل انڈیا نیشنل لیگ کے اجلاس لاہور میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر

پر

"پیغام صلح" کی حاسدانہ تنقید

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات والا صفات سے غیر مبایعین کو جو حسد و بغض ہے وہ اس قدر بڑھا ہوا ہے۔ کہ کسی وقت بھی انہیں اطمینان کا سانس لینا نصیب نہیں۔ اس کی تازہ مثال "پیغام صلح" ۱۲؍ اکتوبر کا وہ مضمون ہے جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس تقریر پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ جو حضور نے ۳؍ اکتوبر کو لاہور میں آل انڈیا نیشنل لیگ کے جلسہ میں کی ؛

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جب ایک انسان کسی کی عداوت اور تعصب میں حد سے بڑھ جائے۔ تو پھر اس کی خوبیاں بھی اسے عیوب نظر آنے لگتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے مصنف کو قرآن مجید جیسی اعلےٰ اکمل اور اصفےٰ کتاب میں بھی عیوب ہی عیوب نظر آئے۔ اور اپنے حد سے بڑھے ہوئے تعصب کی وجہ سے اسے ہر موقعہ پر قرآن مجید کی تعلیم میں تناقض دکھلائی دیئے

غیر مبایعین کی حالت

بعینہٖ یہی کیفیت غیر مبایعین کی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد اور آپ کے خاندان کے متعلق ہر موقعہ پر بغض و حسد کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔ خصوصاً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات کے متعلق تو ان کا یہ حسد حد سے بڑھا ہوا ہے۔ اور حضور کے عہد مبارک میں جماعت احمدیہ کو جو ترقی اور کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ وہ ان کے حسد و بغض میں اضافہ کرتی جا رہی ہے۔ اسی جذبۂ عداوت سے مغلوب ہو کر پیغام صلح میں ایک مقالہ شائع کیا گیا ہے۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر پر معاندانہ نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"بعض قادیانی دوستوں کی زبانی خلیفہ صاحب کی خطیبانہ قابلیتوں کا چرچہ عرصہ سے سننے میں آ رہا تھا۔ لیکن اس تقریر کی سماعت کے بعد ہمیں سخت مایوسی ہوئی ممکن ہے خلیفہ صاحب اپنے خاص موضوعوں پر کسی قدر بہتر تقریر کر سکتے ہوں۔ لیکن سیاسیات کے متعلق ان سے کسی اچھی چیز کی توقع کرنا صحیح نہیں۔ کیونکہ اس بارہ میں ان کی معلومات نہائت سطحی اور محدود اور خیالات مضحکہ خیز حد تک خام ہیں۔"

اور آخر میں لکھا ہے۔

"قصہ مختصر یہ ہے۔ کہ جناب خلیفہ قادیان کی یہ سیاسی تقریر ہر لحاظ سے بے حد ناکام اور مایوس کن تھی" ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر کی اہمیت

پیغام صلح کی یہی نکتہ چینی ظاہر کر رہی ہے۔ کہ تقریر نہائت اعلےٰ اور بہت مؤثر تھی۔ کیونکہ اگر تقریر میں کوئی خوبی نہ ہوتی تو پیغام صلح نہ تو اپنے حسد کا مظاہرہ اس طور پر کرتا۔ اور نہ اس تقریر کو ناقص کہکر غیر مبایعین کے دلوں کو تسلی دیتا۔ وہ لوگ جو اس جلسہ میں شامل تھے۔ خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ حضور کی یہ ایک نہائت اہم اور مؤثر تقریر تھی۔ اور ملکی معاملات کے متعلق آپ نے ایسے مفید مشورے دیئے۔ کہ اگر ان پر عمل کیا جائے۔ تو بہت سی پیچیدگیاں سلجھ سکتی ہیں۔ حضور کی اس تقریر کو کیا مسلم اور کیا غیر مسلم سمجھدار اصحاب نے نہائت ہی پسند کیا۔ اور پانچ چھ ہزار کے مجمع نے جس میں مسلم۔ ہندو۔ سکھ سبھی شریک تھے۔ کامل توجہ اور سکون سے آخر تک سنا ؛

اخبارات کا بیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تقریر کی اہمیت اور اس کا مؤثر ہونا اس سے بھی ثابت ہے کہ آپ کی اس تقریر کا ذکر متعدد اردو و انگریزی اخبارات میں ہوا ہے۔ اور بعض متعصب اخبارات کو چھوڑ کر جو پیغام صلح کی طرح اپنے حسد اور تعصب میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ باقی سب نے حضور کی اس تقریر کی بہت تعریف کی ہے اور آپ کی قیمتی نصائح اور مشوروں کو قابلِ قدر بتایا ہے ؛

چنانچہ سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ۶؍ اکتوبر نے حضور کی اس تقریر کا خلاصہ شائع کیا۔ جس میں حضور کی بعض تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔

"آپ (حضرت امیر المومنین) نے فرقہ وار اتحاد کے متعلق وزیر اعظم پنجاب کی مساعی کا خیر مقدم کرتے ہوئے اتحاد کمیٹی کی اس سفارش کے متعلق کہ انبیاء اور مختلف مذاہب کے بزرگوں پر حملہ کو روکنے کے لئے قانون کو زیادہ سخت کیا جائے ایک نہائت قیمتی مشورہ دیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ قانون کی اس طریق پر ترمیم ہونی چاہیئے۔ کہ ہر قوم میں سے ایک معین پبلک ایسوسی ایشن کو اس ضمن میں مقدمات دائر کرنے کی اجازت ہو۔ موجودہ حالات میں اس قسم کے مقدمات صرف گورنمنٹ کی طرف سے دائر کئے جاسکتے ہیں۔"

ایسے ہی ایسوشی ایٹڈ پریس کی طرف سے حضور کی اس تقریر کے متعلق جو اطلاع مختلف اخبارات میں شائع ہوئی وہ بہت ہی اعلےٰ ہے۔ اور اس میں حضور کی اس تقریر کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ اور آپ کے مفید اور اہم مشوروں کو بہت پسند کیا گیا ہے ؛

پس ان حالات میں اخبار پیغام صلح کا اس تقریر کو ناکامیاب اور سطحی خیالات کہنا اس کے بڑھے ہوئے حسد کا اظہار نہیں تو اور کیا ہے ؛

خاکسار ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل جامعہ

بلا تفصیل رقوم کے متعلق اعلان

مندرجہ ذیل احباب نے دفتر محاسب میں جس غرض کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ انکی تفصیل ہمراہ نہ آنے کی وجہ سے بد امانت بلا تفصیل میں پڑی ہیں۔ ان احباب کو اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ اپنے نام کے سامنے کی رقم کے متعلق جلد تفصیل بھجوا دیں۔ اگر ۲۰ نومبر تک تفصیل نہ آئی۔ تو حسب فیصلہ مجلس مشاورت یہ رقوم چندہ عام میں داخل ہو جائیں گی۔ اور اس صورت میں غلط اندراج کی ذمہ داری ہم پر نہ ہوگی ؛

محاسب صدر انجمن احمدیہ

$\frac{۸}{۳۷}$ ۳	رکن الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مٹھا خیل حال سرکل گجرات	۸-۴ روپے
$\frac{۸}{۳۷}$ ۲۱	میاں حاکم الدین صاحب چک $\frac{۲۷۸}{گ ب}$ شیر کا۔ ڈاکخانہ چک ۳۲ لائلپور	۰-۰-۵۰ "
$\frac{۸}{۳۷}$ ۲۴	دین محمد صاحب چک $\frac{۹۳}{۶-۸}$ ہارون آباد۔ بہاولپور	۰-۰-۸۴ "
$\frac{۸}{۳۷}$ ۳۰	احمد وزیر صاحب دوکاندار ہاری پارگام۔ رونتی پور سری نگر کشمیر	۰-۰-۴ "
$\frac{۸}{۳۷}$ ۳۱	نور عالم صاحب آف اسماعیلہ پشاور	۶-۱۴ "
$\frac{۹}{۳۷}$ ۱۵	شیخ عبد العزیز صاحب جماعت کھوکھر گجرات	۱۲-۱۷ "
$\frac{۹}{۳۷}$ ۱۶	خورشید احمد صاحب چک $\frac{۱۱۲}{ع}$ بہاولپور	۰-۰-۱۹ "

94

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے ورودِ لاہور کا پروگرام

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہز ایکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل ہند ہز ایکسلنسی مارشینس آف لنلتھگو کی معیت میں بتاریخ ۲۲ راکتوبر ۱۹۳۷ء بروز جمعہ بوقت ½۹ بجے قبل دوپہر لاہور جنگشن کے اس پلیٹ فارم پر جو اس مدعا کے لئے مخصوص ہے۔ تشریف فرما ہونگے۔ جہاں ہز ایکسلنسی کا واجبی اعزاز و اکرام کے ساتھ جو نائب سلطنت ہند کے شایانِ شان ہے۔ خیر مقدم کیا جائے گا۔

۲۔ جن سرکاری عہدیداروں کا فقرہ ذیل نمبر ۶ میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ ۹ بجے تک پلیٹ فارم مذکور پر پہنچ جائینگے۔ اور مسٹر سٹیٹسن اور مسٹر پیلی اُن کو وہ جگہیں دکھائیں گے جہاں ان کو کھڑا ہونا ہے۔

ان عہدیداروں کی کاریں ان کو پلیٹ فارم کے دروازہ پر چھوڑ کر احاطہ سٹیشن سے باہر کھڑی کی جائینگی بجز آفیسر کمانڈنگ لاہور ڈسٹرکٹ کی کار کے (ملاحظہ ہو فقرہ نمبر ۹)

۳۔ ہز ایکسلنسی گورنر اور لیڈی ایمرسن پلیٹ فارم مذکور پر ۹ بجکر ۲۰ منٹ پر پہنچ جائیں گے۔

۴۔ جس وقت ہز ایکسلنسی وائسرائے اپنے سیلون سے باہر قدم رکھیں گے تو ریلوے سٹیشن کے بالمقابل واقعہ قطعہ زمین سے ۲۸ ویں فیلڈ بریگیڈ رائل اور ملٹری کی طرف سے ۳۱ توپوں کی شاہی سلامی اتاری جائیگی۔

۵۔ سیلون سے اترنے پر ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب آنریبل وزیر اعظم پنجاب اور چیف سکرٹری گورنمنٹ ہز ایکسلنسی وائسرائے کا استقبال کریں گے۔ آخر الذکر ہر دو افسروں کو گورنر بہادر ہز ایکسلنسی وائسرائے کی خدمت میں اور گورنر بہادر کے سکرٹری ہز ایکسلنسی مارشینس آف لنلتھگو کی خدمت میں پیش کرینگے

۶۔ اس کے بعد ہز ایکسلنسی وائسرائے اور ہز ایکسلنسی مارشینس آف لنلتھگو کو مندرجہ ذیل عہدیداروں کے پاس سے گذارا جائے گا۔ جن کا ہز ایکسلنسی گورنر۔ ہز ایکسلنسی وائسرائے سے اور چیف سیکرٹری ہز ایکسلنسی مارشینس آف لنلتھگو سے تعارف کرائیں گے

آنریبل چیف جسٹس
آنریبل وزرائے حکومت پنجاب
آنریبل ریذیڈنٹ ریاستہائے پنجاب
آنریبل سپیکر لیجسلیٹو اسمبلی
آنریبل ججان ہائیکورٹ
بشپ آف لاہور
رومن کیتھولک بشپ آف لاہور
آفیسر کمانڈنگ لاہور ڈسٹرکٹ
فنانشل کمشنران
ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے
کمشنر لاہور ڈویژن
آفیسر کمانڈنگ لاہور بریگیڈ ایریا

سکرٹریان۔ اعلےٰ محکمہ جات کے افسران اعلےٰ اور حکومت پنجاب کے افسران لاہور جو دستاویز مدارج کے آرٹیکل ۴۴ کے تحت میں آتے ہیں۔ یا اس سے اوپر کا درجہ رکھتے ہیں۔

مرکزی حکومت کے محکموں کے افسرانِ اعلےٰ جو لاہور میں مقیم ہیں۔ اور دستاویز مدارج کے آرٹیکل ۴۴ کے تحت میں آتے ہیں۔ یا اس سے اوپر کا درجہ رکھتے ہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے بڑے افسران جو دستاویز مدارج کے آرٹیکل ۴۴ کے تحت میں آتے ہیں۔ یا اس سے اوپر کا درجہ رکھتے ہیں۔ فوجی افسران جن کا رتبہ کامل کرنل کے مساوی ہو۔

ڈپٹی کمشنر
بلدیہ لاہور کا اڈمنسٹریٹر
سینئر رائل ایرفورس آفیسر مقیم لاہور

۷۔ بعد ازاں ہز ایکسلنسی وائسرائے سٹیشن سے باہر تشریف لے جائیں گے جہاں کیپٹن ڈبلیو۔ ایس۔ ڈبلیو ساربی ڈی۔ ڈی کے زیر کمان نارتھ ویسٹرن ریلوے کے گارڈ آف آنر کی طرف سے جو دروازہ سٹیشن کے بالمقابل واقعہ قطعہ زمین پر موجود ہوگا۔ شاہی سلامی سے استقبال کیا جائے گا۔

ہز ایکسلنسی گارڈ آف آنر کا معائنہ فرمائیں گے اور ایک جلوس حسب ذیل ترتیب سے مرتب ہوگا۔

وائسرائے کے دو اڈیکانگ
ہز ایکسلنسی وائسرائے
آفیسر کمانڈنگ لاہور ڈسٹرکٹ
و ملٹری سکرٹری وائسرائے

۸۔ گارڈ آف آنر کے معائنہ کے بعد ہز ایکسلنسی ڈیوڑھی کی سیڑھیوں کی طرف رجعت فرمائیں گے۔ اور اس وقت سرکاری گاڑیاں ڈیوڑھی کے اندر لائی جائیں گی۔ گورنر جنرل کے باڈی گارڈ کی اسکورٹ اور چھٹی ڈی سی۔ او۔ لانسرز کے فیلڈ آفیسر کی اسکورٹ زیر کمان۔ میجر اے۔ ای سی۔ پول پہلے ہی سے روانگی کے لئے تیار ہوگی۔

اس کے بعد ہز ایکسلنسیز وائسرائے و مارشینس آف لنلتھگو اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ جائینگے۔ اور نکلسن روڈ۔ میکلوڈ روڈ اور ٹھنڈی سڑک پر سے ہوتے ہوئے گورنمنٹ ہاؤس میں پہنچیں گے۔ جلوس کو روانگی کا حکم آفیسر کمانڈنگ چھٹی لانسرز اسکورٹ دیں گے۔

گاڑیوں میں نشستوں کی ترتیب حسب ذیل ہوگی۔

پہلی گاڑی:۔ ہز ایکسلنسی وائسرائے
ہز ایکسلنسی گورنر
وائسرائے کا ملٹری سکرٹری
گورنر کا سیکرٹری

دوسری گاڑی:۔ ہز ایکسلنسی مارشینس آف لنلتھگو
لیڈی ایمرسن
وائسرائے کا ایک اڈیکانگ
وائسرائے کا دوسرا اڈیکانگ

جلوس کے احاطہ سٹیشن سے روانگی کے فوراً بعد ہز ایکسلنسی وائسرائے اور ہز ایکسلنسی گورنر کے ذاتی عملہ کے ارکان جو جلوس میں نہیں ہونگے۔ اور آفیسر کمانڈنگ لاہور ڈسٹرکٹ بذریعہ کار گورنمنٹ ہوس کو روانہ ہونگے۔ اس مدعا کے لئے چار کاریں سٹیشن کی ڈیوڑھی کے بائیں جانب تیار رہینگی۔

بعد ازاں افسروں کی کاریں ڈیوڑھی کے اندر لائی جائینگی۔

۹۔ گورنمنٹ ہوس میں پہنچنے پر ہز ایکسلنسی وائسرائے اپنی گاڑی سے مغربی ڈیوڑھی کے اندر اتریں گے۔

اسکورٹ کی آگے کی ڈویژن اور گاڑیاں گورنمنٹ ہاؤس کے شمالی حصہ کے گرد حرکت کرینگی۔ اور اسکورٹ کی عقبی ڈویژن دائیں طرف سے ہو کر گورنمنٹ ہاؤس کے جنوبی حصہ کی طرف جائیگی۔

ڈیوڑھی سے روانگی کے فوراً بعد ہز ایکسلنسی رائل سکاٹس کے سیکنڈ بٹالین کے گارڈ آف آنر کا معائنہ فرمائیں گے۔ جس کی کمان کیپٹن بی۔ ایچ آشمور کے ہاتھ میں ہوگی۔ اور جو ڈیوڑھی کے بالمقابل قطعہ زمین میں مقیم ہوگی۔ اور جلوس مطابق فقرہ نمبر ے مندرجہ بالا ترتیب پذیر ہوگا۔

۱۰۔ لباس۔ سول افسران جن کو یونیفارم پہننے کا استحقاق حاصل ہے لباس لیوی (موسم سرما کی یونیفارم) میں پیش ہونگے۔ دیگر افسران صبح کے لباس میں پیش ہوں گے۔

فوجی افسران پورے لباس میں جس میں تمغہ جات کا لگانا بھی شامل ہے۔

لاہور
مورخہ ۱۵ راکتوبر ۱۹۳۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منیر ہاکی ٹورنامنٹ میں احمدیہ سپورٹس کلب کی کامیابی

گذشتہ سال منیر ہاکی ٹورنامنٹ میں شامل ہونے والی تمام ٹیموں کو شکست دیکر احمدیہ سپورٹس کلب قادیان نے اپنی برتری ثابت کی اور قادیان کی کھیل سے وابستہ روایات کو برقرار رکھا۔ امسال اس ٹورنامنٹ میں مقامی ٹیموں (تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان احمدیہ یونین کلب اے و بی، احمدیہ سپورٹس کلب اے و بی) کے علاوہ مشن ہائی سکول دھاریوال دی جنٹلمین کلب بٹالہ۔ روز کلب لاہور اور ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر کی ٹیمیں بھی شامل ہوئیں۔ امسال بظاہر کھیل کے میدان میں اپنی مخصوص اور گوناں گوں مصروفیتوں کی وجہ سے قادیان کے کھلاڑی نسبتاً کمزور معلوم ہوتے تھے۔ کیونکہ قادیان کے چیدہ کھلاڑی بجائے ایک ہی ٹیم میں منسلک ہونے کے ایک حد تک بٹے ہوئے تھے۔ پھر اب کے جو ٹیمیں شامل ہوئیں ان کے کھیل کا معیار نہایت بلند تھا۔ اور ان میں سے انفرادی طور پر بھی متعدد کھلاڑی نہ صرف پنجاب بلکہ ہندوستان بھر میں ناموری حاصل کر چکے تھے۔ لیکن بایں ہمہ ہماری ٹیم نے نہ صرف ان کا مقابلہ کیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان پر فوقیت حاصل کی وہ دوست جو کھیل کو سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ روز کلب لاہور اور ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر کے کھیل کا معیار نہایت اعلیٰ تھا۔ اور دونوں ٹیموں کو اپنی طاقت پر بجا طور پر ناز تھا۔ اول الذکر ٹیم کے متعدد کھلاڑی انفرادی طور پر ایک بھاری اور مضبوط چٹان نظر آتے تھے اور ایم۔ اے۔ او کالج کے موجودہ اور پرانے طالب علم جس باقاعدگی اور عمدگی سے کھیلتے تھے۔ ان کے مقابلہ میں کامیابی آسان نہ تھی۔

لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے قادیان کی ٹیم اس قابل ہو سکی۔ کہ کامیابی حاصل کر کے اس کپ کی مستحق ہو جو تین سال متواتر جیتنے کے بعد ہماری اپنی ملکیت ہو سکے گا۔ ہماری ٹیم میں مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل اور مسٹر عنایت اللہ صاحب (فل بیکس) ماسٹر فضل داد صاحب آف ہائی سکول خلیفہ جلال الدین صاحب۔ مسٹر ولایت صاحب (ہاف بیکس) میاں منیر احمد صاحب۔ مسٹر مصلح الدین صاحب سعدی بی۔ اے۔ میاں حمید احمد صاحب۔ مسٹر سیف اللہ صاحب اور شیخ بشیر احمد صاحب نہایت اعلیٰ کھیل کھیلے اور خراج تحسین حاصل کیا۔ ٹورنامنٹ کی کامیابی صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کیپٹن کلب کی کوشش کا نتیجہ ہے۔

فتح یا شکست تو ہر میدان میں لازم و ملزوم ہے لیکن وہ چیز جو ہماری کھیلوں کو دوسرے مقامات کی کھیلوں سے ممتاز کرتی ہے۔ وہ کھیل کے میدان میں وقار اور اخلاق کا مظاہرہ ہے۔ دوست جانتے ہیں۔ کہ جس خوش اسلوبی اور صفائی سے ہمارے کھلاڑی کھیلے وہ ایک قابل تعریف چیز ہے۔ خود مخالف ٹیم کے انچارج صاحب نے اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ نہ صرف کھیل کے لحاظ سے بلکہ اس کے طرز اور طریق کے لحاظ سے بھی قادیان کے کھلاڑیوں کا کھیل ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ کھیل کے میدان میں جہاں اعلیٰ اخلاق اور عمدہ تربیت کا مظاہرہ ہو سکتا ہے۔ وہاں بیرونی اصحاب سے مل کر سلسلہ کے متعلق بہت سی بدظنیوں کو دور کرنے کا بھی موقع مل جاتا ہے۔ اور ایک دوسرے کے اخلاق اور عادات کا مطالعہ کرنے اور میل ملاپ اور باہمی تعلقات سے بہت سی غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں۔ اور حالات اور فضا اور ماحول سے واقفیت حاصل کر لینے کے بعد قلوب ایک

دوسرے کے خیالات کے متعلق ہمدردانہ غور کرنے کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اس نے ہمیں اس موقع سے بھی فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشی۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم (بی اے) ایکٹنگ پریذیڈنٹ احمدیہ سپورٹس کلب قادیان۔

منیر ہاکی ٹورنامنٹ کا جلسہ تقسیم انعامات

۱۴ اکتوبر آخری میچ کے بعد زیر صدارت جناب خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن شریف کے بعد صوفی محمد ابراہیم صاحب بی ایس سی بی۔ ٹی۔ پریذیڈنٹ ٹورنامنٹ کمیٹی نے رپورٹ پڑھی۔ اور پھر مولوی ذوالفقار علی خان صاحب نے ایک مختصر مگر جامع تقریر میں کھلاڑیوں کو مفید نصائح فرمانے کے بعد فاتح ٹیم کے کپتان صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کو شاندار چیلنج کپ دیا۔ نیز اس ٹیم کے تمام ممبروں کو چھوٹے کپ دئے ان کے بعد رنرز اپ ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر کی ٹیم کو میڈلز دئے پھر سکولز کی فاتح ٹیم (مشن ہائی سکول دھاریوال کے کیپٹن) کو سکولز کپ دیا گیا۔ ان کے علاوہ ٹورنامنٹ میں شامل ہونے والی ہر ایک ٹیم میں سے ایک ایک ممتاز کھلاڑی کو میڈلز دئے گئے۔ اور تقریباً چھ بجے شام جلسہ تقسیم انعامات برخاست ہوا۔

ٹورنامنٹ میں شرکت کرنے والی ہر ایک ٹیم نے اعلیٰ اخلاق اور سپورٹسمین شپ کا مظاہرہ کیا۔ کسی موقع پر کسی قسم کی کوئی بدمزگی پیدا نہیں ہوئی۔ جس کے لئے میں جملہ کھلاڑیوں کا ٹورنامنٹ کمیٹی کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ اس دفعہ ٹورنامنٹ میں شرکت کرنے والی ٹیمیں آئندہ سال پھر نئی روح کے ساتھ اپنی طاقت آزمائی کریں گی۔ اور اس ٹورنامنٹ کی کامیابی دوسری ٹیموں کو بھی شرکت کی رغبت دلائے گی۔ بالآخر میں ان تمام دوستوں کا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں منیر ہاکی ٹورنامنٹ کو کامیاب بنانے میں میری مدد فرمائی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں خاص طور پر ریفریز و دیگر ممبران ٹورنامنٹ کمیٹی کا شکر گزار ہوں۔

خاکسار

قمر الدین سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی قادیان

جماعت احمدیہ گوکھووال کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ گوکھووال کا جلسہ مسجد احمدیہ کے احاطے میں منعقد ہوتا رہا۔ پہلے دن قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے غیر احمدی علماء کے اعتراضات کے جواب دیئے نیز ختم نبوت کے مسئلہ پر تقریر کی۔ اور ثابت کیا۔ کہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ آج نیا نہیں۔ بلکہ پہلے بھی بہت سے بزرگ اس عقیدہ کو بیان فرماتے چلے آئے ہیں۔

دوسرے دن گیانی واحد حسین صاحب نے ختم نبوت پر عام فہم تقریر کی۔ اور مخالفین کے تمام اعتراضات کے جوابات نہایت متانت اور سنجیدگی سے دیئے۔ آپ تقریر ختم کرنے والے تھے۔ کہ لوگوں نے تقریر جاری رکھنے پر اصرار کیا۔ پھر آپ نے خر دجال کی نہایت لطیف تفسیر کی۔ رات کو پھر جلسہ منعقد ہوا۔ پہلے مولوی محمد اسماعیل صاحب نے صداقت مسیح موعود پر زبردست تقریر کی۔ اس کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے اسلام کی خوبیاں دیگر مذاہب کے مقابلہ میں بیان کیں۔

غیر احمدی علماء میں سے لال حسین اختر نے نہایت بدزبانی سے کام لیا۔ شرفاء کا طبقہ جس سے ہمیں ملنے کا اتفاق ہوا۔ اس نے لال حسین کے رویہ کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور بعض یہ کہتے ہوئے سنے گئے۔ کہ یہ گالیاں تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانگرس کی موجودہ پالیسی کا نتیجہ فرقہ وارانہ جنگ و پیکار ہو گا

مسلمان اپنی ساری ہمت اپنی تنظیم اور قوت بڑھانے اور متحد ہونے میں صرف کریں

حال میں آل انڈیا مسلم لیگ کا جو شاندار اجلاس لکھنؤ میں ہوا ہے۔ اس میں مسٹر جناح نے اپنی صدارتی تقریر میں کانگرس کے طریق عمل پر جو تنقید کی۔ اس کا ضروری حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

کانگرس سے انصاف کی توقع نہیں

کانگرس کی عنان قیادت جن حضرات کے ہاتھوں میں ہے۔ اور خاص کر پچھلے دس برس میں جن ہاتھوں میں رہی ہے انہوں نے مسلمانوں کو علیحدہ رہنے کے لئے مجبور کر دیا۔ سرداران کانگرس کی پالیسی بالکل ہندو پالیسی رہی ہے۔ اور کانگرسی لیڈروں نے ان چھ صوبوں میں جہاں اپنی اکثریت کی بناء پر حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی ہے اپنی قوم اپنے عمل اور اپنے پروگرام سے روزافزوں وضاحت سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ مسلمان ان سے انصاف و حق رسی کی امید نہیں رکھ سکتے۔

کانگرس کی جہاں اکثریت ہے اور جہاں اس کو موقع ملا۔ اس نے مسلم لیگ کے ساتھ اشتراک عمل کرنے سے انکار کیا۔ اور یہ مطالبہ کیا کہ مسلمان غیر مشروط طریق سے ان کے سامنے سر تسلیم خم کر دے۔ اور اس کے سیاسی منشور پر دستخط کرے۔ اور زور شور سے مسلم لیگ سے یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ اپنی پارٹی کو چھوڑ دو۔ مسلم لیگ کو توڑ دو۔ لیکن جن صوبوں میں کانگرس کی اکثریت نہ تھی۔ مثلاً صوبہ سرحد میں وہاں وہ مقدس اصول کہ سب ایک ہی پارٹی کے ماتحت کام کریں غائب ہو گیا۔ اور کانگرس پارٹی کو دوسری جماعتوں سے ملنے اور اشتراک عمل کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ کسی فرد واحد مسلمان نے کانگرس پلیج پر دستخط کرنا اور کانگرس کا غلام ہونا منظور کر لیا فوراً اسے عہدہ وزارت پیش کر دیا گیا۔ اور دنیا سے کہہ دیا گیا۔ کہ ہماری وزارت میں مسلمان وزیر بھی ہیں۔ اس پر مطلق توجہ نہ کی گئی۔ کہ کونسل و اسمبلی کے مسلمان ممبروں کی ایک بڑی اکثریت کا اسے اعتماد حاصل نہیں۔ اور نہ اس کی مسلمان ممبر کوئی عزت کرتے ہیں۔

ان وفادارانہ خدمات کے صلہ میں جو کانگرس کی ان حضرات نے اپنا سیاسی ایمان بیچ کر کیں۔ یہ حضرات دنیا کے سامنے بحیثیت مسلم وزیر کے پیش کئے گئے۔ اور اپنی پارٹی اور قوم کے ساتھ انہوں نے جتنی غداری کی اتنا ہی زیادہ کانگرس کی طرف سے انعام ملا

اب صورت یہ ہے۔ کہ ہندی تمام ہندوستان کی قومی زبان ہو گی۔ بندے ماترم قومی ترانہ ہو گا۔ اور جبراً سب سے منوایا جائے گا۔ ہر شخص مجبور کیا جائے گا۔ کہ کانگرسی جھنڈے کی عزت اور فرمانبرداری کرے۔

ہندوستان صرف ہندوؤں کیلئے

جس قوم کو اکثریت حاصل ہے اس کو ابھی ذرا سی قوت و اقتدار نصیب ہوا ہے۔ لیکن ابتداء ہی میں اس نے بتا دیا اور جتا دیا۔ کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کے لئے ہے۔ صرف فرق اتنا ہے۔ کہ کانگرس قومیت کا نقاب ڈالے ہوئے ہے۔ مگر ہندو مہاسبھا چبا چبا کر بات نہیں کرتی۔ صاف کہتی ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ کانگرس کی موجودہ پالیسی کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ ہندوستان کی قوموں کے آپس کے تعلقات ناخوشگوار ہوتے چلے جائیں گے۔ تلخی بڑھتی چلی جائے گی۔ ایک فرقہ دوسرے سے آمادہ جنگ و پیکار رہے گا۔ اور نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ شہنشاہیت کا مستبدانہ تسلط ہم پر قوی تر ہو جائے گا۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ اس معاملہ میں برٹش گورنمنٹ کانگرس کو بالکل آزاد اور خود مختار چھوڑ دے گی۔ کیونکہ ان خانہ جنگیوں اور ان مناقشات کی اسے ذرا بھی پروا نہیں۔ برخلاف اس کے جب تک شاہنشاہی معاہدوں یا دوسری قسم کے مفاد پر کوئی اثر نہ پڑے اور ہندوستان کی محافظت و مدافعت ان کے قبضہ اقتدار میں رہے۔ وہ ان تمام مناقشات کو اپنے مفید مطلب ہی سمجھے گی۔ مگر میرا خیال ہے۔ کہ کانگرس ملک میں جب نا اتفاقی و پھوٹ کی تخم ریزی کر چکے گی۔ اور ایک متحدہ محاذ کا وجود میں آنا مشکل ہو جائے گا۔ اس وقت خیالات ایک عظیم الشان پلٹا کھائیں گے۔ اور ایک مہیب رد عمل وظہور پذیر ہو گا۔ بے موقع نہ ہو گا۔ اگر میں یہ کہوں کہ جن خوفناک و تباہ کن نتائج کا امکان ہے اگر وہ رونما ہوئے۔ تو اس کی مسئولیت اس کی ذمہ داری برٹش گورنمنٹ پر کچھ کم نہ ہو گی۔

کانگرس سے گورنروں کی ہمنوائی

کانسٹی ٹیوشن میں گورنر جنرل اور صوبے کے گورنروں کو خاص اختیارات دئے گئے ہیں۔ جن کی رو سے اقلیتوں کے حقوق کی محافظت کی خاص ذمہ واری عائد کی گئی ہے۔ اس زمانے میں جب کہ کانگرس پارٹی یہ مطالبہ کر رہی تھی۔ کہ اس کی وزارت سے کسی قسم کی مداخلت نہ کی جائے۔ لارڈ زیٹلینڈ وزیر ہند نے ان ذمہ واریوں پر بہت زور دیا تھا اور ان کا بار بار اعادہ کیا تھا۔ اچھی طرح ثابت ہو گیا۔ کہ گورنر جنرل اور صوبوں کے گورنر ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکے۔ کانسٹی ٹیوشن کی اسپرٹ اور گورنروں کے جو ہدایت نامے جاری ہوئے ان کی خلاف ورزی کر کے مسلمان وزراء مقرر کئے گئے ہیں۔ اس خلاف ورزی میں گورنر اور کانگرسی حکومتیں برابر کی شریک و سہیم ہیں۔

ایسے مسلمانوں کو وزیر مقرر کر کے گورنروں نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ وہ کانگرسی حکومت کے ہمنوا ہیں۔ حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان مسلمان وزراء پر نہ کونسلوں کے مسلمان ممبران کو اعتماد ہے۔ نہ کونسل سے باہر عامۃ الناس کو۔ اقلیتوں کے حقوق کی محافظت کا فرض برٹش گورنمنٹ نے ایک مقدس فرض سمجھ کر اپنے دوش پر لیا تھا۔ اس فرض کے ادا کرنے سے صوبہ کے گورنر قطعاً قاصر و عاجز و بے پروا رہے جب اتنے اہم فرض کو وہ ادا نہ کر سکے۔ تو سینکڑوں باتیں جو سطح تک نہیں آتیں۔ اور جن کا علم حکومت کی یا کونسلوں کی روزانہ کارروائیوں میں نہیں ہوتا۔ ان پر کیا توجہ کی جا سکے گی۔

یہ حالات نہایت فکر و اندیشہ سے مطالعہ کرنے کے قابل ہیں اور ان سے معلوم ہو گا۔ کہ واقعات کا رخ کدھر ہے۔ میری مسلمانوں سے عرض یہ ہے۔ کہ قبل اس کے کہ حالت تیر از کمان جستہ و آب از جو رفتہ کے مصداق ہو جائے۔ وہ معلوم کر لیں کہ ان کے لئے راہ عمل کیا ہے۔ اب وہ وقت آ گیا ہے۔ کہ وہ سارا وقت اور اپنی ساری ہمت اپنی تنظیم اور اپنی قوت کو بڑھانے پر صرف کریں اور دیگر معاملات سے قطع نظر کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں میں تفریق

اس وقت مسلمانوں میں تفریق ہے ان میں سے ایک گروہ تو وہ ہے۔ جو اپنا رخ برٹش گورنمنٹ کی طرف کئے ہوئے ہے۔ اگر اس کے تلخ نتائج سے وہ بے خبر رہے۔ تو وہ تا ابد بے خبر رہیگا خدا ان کی مدد کرتا ہے۔ جو اپنی مدد خود کرتے ہیں۔ ایک دوسرا گروہ ہے۔ جس کا رخ کانگرس کی طرف ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اپنے اوپر بھروسا نہیں رہا۔ میں چاہتا ہوں کہ مسلمان اپنے اوپر بھروسہ کریں۔ اور اپنی قسمت کا خود فیصلہ کریں۔ ہمیں وہ آدمی چاہئیں۔ جو مضبوط ارادے۔ مضبوط ہمت۔ مضبوط ایمان کے مالک ہوں۔ اور جس بات کو امر حق سمجھتے ہوں۔ اس کے لئے وہ تن تنہا جنگ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگرچہ بظاہر ساری دنیا ان کے خلاف نظر آتی ہو۔ ہمیں اپنے اندر قوت اور عزم بالجزم پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تا آنکہ مسلمانوں کی پوری تنظیم ہو جائے۔ اور ان میں وہ زور و قوت پیدا ہو جائے۔ جو ایک متحد الرائے و متحدہ الارادہ ملت میں ہوتی ہے۔

ہندو مصالحت کیلئے تیار نہیں

اکثریت سے کسی سمجھوتہ یا مفاہمت کا امکان نہیں۔ کیونکہ ہندوؤں کا کوئی لیڈر جو صاحب اثر و اختیار ہو نہ اس کی طرف کوئی توجہ کرتا ہے۔ اور نہ اس کے لئے خلوص دل سے تیار رہے با عزت سمجھوتہ ہمیشہ برابر کے فریقین میں ہوتا ہے۔ اور تا وقتیکہ دونوں فریق ایک دوسرے کی عزت اور طاقت محسوس نہیں کرنے لگتے۔ سمجھوتہ کی کوئی صورت پیدا ہی نہیں ہوتی۔ کمزور جماعت کی طرف سے صلح جوئی کے معنی اعتراف کمزوری اور اپنے حقوق میں مداخلت کی دعوت ہوا کرتی ہے۔ حب الوطنی حق و انصاف کے نام پر اپیل بالکل بیکار ثابت ہوا کرتی ہے۔ اور اس کو سمجھنے کے لئے کسی سیاسی دور بینی کی ضرورت نہیں۔ کہ تمام تحفظات اور معاہدے ایک ردی کاغذ کے ٹکڑے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ اگر ان کی پشت پر طاقت نہ ہو۔ سیاست کے معنے ہیں۔ طاقت نہ کہ حق انصاف اور کسی کی نیک نیتی پر بھروسہ دنیا کی اقوام کو دیکھئے اور سمجھئے کہ کیا ہو رہا ہے۔ حبش کا کیا حشر ہوا۔ چین اور اسپین کا کیا حشر ہو رہا ہے۔ اور فلسطین کا تو کچھ ذکر ہی نہیں۔ جس کی بابت میں آگے چل کر عرض کروں گا۔

کانگرس اور فرقہ وارانہ مسئلہ

کانگرس کے ارباب بست و کشاد مختلف آوازوں میں گفتگو کرتے ہیں وہ مختلف الآراء ہیں۔ ایک کی رائے میں ہندو مسلمان کا کوئی سوال ہی نہیں اور ملک میں کوئی شے اقلیت کے نام سے نہیں۔ دوسرے کی رائے میں مسلمانوں کی موجودہ پراگندہ اور غیر منظم صورت حال میں ان کو بہلانے اور پھسلانے کے لئے صرف یہی کافی ہوگا۔ اگر ان کی طرف چند روٹی کے ٹکڑے پھینک دئے جائیں۔ وہ شدید غلط فہمی میں مبتلا ہیں جو سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کو اس طرح دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ اب زندہ رہنے کے لئے آئی ہے۔ اور وہ ہندوستان کی سیاست میں اپنا پورا حصہ لے گی۔ اور جتنی جلدی اس کی اہمیت کا صحیح اندازہ لگا لیا جائیگا۔ اور سمجھ لیا جائے گا۔ اسی قدر یہ تمام دوسری جماعتوں کے مفاد کے لئے بھی بہتر ہوگا۔ ایک تیسری رائے کا یوں اظہار کیا جاتا ہے۔ کہ ہر طرف تاریکی اور اندھیرا ہے اور کوئی شعاع امید نظر نہیں آتی۔ لیکن جیسے جیسے کانگرس طاقت حاصل کرتی جاتی ہے۔ وہ اپنے سادہ حیلوں کے پرانے وعدے بھولتی جاتی ہے۔ اور انہیں پورا نہیں کرتی۔

کانگرسی مسلمانوں کا غلط مشورہ

میں چاہتا ہوں کہ مسلمان اس صورت حال پر غور و فکر کریں۔ اور اپنی قسمت کا فیصلہ ایک متحدہ لائحہ عمل بنا کر کریں جس پر نہایت وفاداری سے سارے ہندوستان میں عملدرآمد کیا جائے۔ کانگرسی مسلمان سخت غلطی کرتے ہیں جب وہ مسلمانوں کو تلقین کرتے ہیں۔ کہ وہ غیر مشروط طور سے کانگرس میں ضم ہو جائیں اس سے بڑھکر شکست خوردہ ذہنیت کا اور کیا مظاہرہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو دوسروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں اور اس سے زیادہ مسلمانوں کے ساتھ اور کیا دشمنی و غداری ہو سکتی ہے۔ اور اگر اس پالیسی پر عمل کیا گیا۔ تو میں آپکو متنبہ کئے دیتا ہوں۔ کہ مسلمان اپنے محضر قتل پر خود مہر لگا دیں گے۔ اور پھر وہ ملک اور حکومت کی قومی زندگی میں جماعتی حیثیت سے بالکل فنا ہو جائینگے۔ صرف ایک صورت مسلمانوں کو بچا سکتی ہے۔ اور ان کی گئی ہوئی طاقت ان کو واپس مل سکتی ہے۔ اور وہ اپنی خوابیدہ روح کو بیدار کریں۔ اور اس اعلےٰ و ارفع اصول پر ثابت قدمی سے کاربند ہوں۔ جو ان کے باہمی اتحاد اور ان کو ایک شیرازہ میں منسلک کرنے کی بنیاد ہیں۔

مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش

لیگ ہرگز یہ نہیں دیکھ سکتی۔ کہ حکومت برطانیہ یا کسی دوسری پارٹی کے ہاتھوں مجالس قانون ساز میں یا باہر مسلمان دوسروں کے اغراض و مقاصد کے لئے قربان کر دئے جائیں۔ کانگرس نے اپنی تمام لن ترانیوں کے باوجود گزشتہ سالوں میں مسلمانوں کے لئے کچھ نہیں کیا۔ وہ مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے دلوں میں اعتماد و احساس طمانیت کے جذبات پیدا کرنے سے یکسر قاصر رہی۔ کانگرس نے مسلم عوام سے ربط و ضبط پیدا کرنے کے پردہ میں یہ کوشش کی۔ کہ مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائے وہ کمزور اور منتشر ہو جائیں۔ اور اپنے سالہا سال کے خدمت گزار قائدین سے بددل ہو جائیں۔ یہ کانگرس کی ایک خطرناک چال ہے۔ اور یہ کسی شخص کو غلط فہمی میں مبتلا نہیں کر سکتی۔ اس قسم کی گھاتیں باوجود مختلف قسم کے آوازوں طعنوں اور نعروں کے کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ ایمانداری اور نیک نیتی کا صرف ایک راستہ ہے۔ اور وہ صرف یہ کہ اقلیتوں کے جائز مطالبات پورے کر دئے جائیں۔ بھوک اور افلاس کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگوں میں اشتراکی اور بالشویک خیالات پیدا ہوں۔ جن کے واسطے ابھی ملک تیار نہیں۔ موجودہ صورت میں مسلم لیگ کی رائے میں سول نافرمانی کی پالیسی بالکل بیکار اور خودکشی کے مترادف ہے۔ اس قسم کی دو تحریکیں بالکل ناکام ثابت ہوئیں۔ اور ان سے عوام کو بہت زیادہ مشکلات اور مصائب برداشت کرنا پڑیں۔ اور سالہا سال کی اس قسم کی بیکار محض کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ملک کو پہلے سے بھی زیادہ رجعت آمیز آئین دیا گیا۔ اور کانگرس اب اس آئین پر خود عمل پیرا ہے۔

مسلمانوں سے اپیل

ہندوستان کے مسلمانوں سے صوبوں کے مسلمانوں سے ضلعوں کے مسلمانوں سے۔ تحصیلوں اور گاؤں تک کے مسلمانوں سے میں اپیل و التجا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنا ایک تعمیری اور اصلاحی لائحہ عمل بنائیں جس سے کہ وہ عوام کی خدمت کر سکیں۔ ان اصولوں اور طریقوں میں جن میں کہ مسلمانوں کی اخلاقی و اقتصادی اور سیاسی اصلاح کا سوال ہوگا۔ ہم ہر جماعت اور ہر فرقے سے اس کے علمی اور تعمیری لائحہ عمل میں تعاون کریں گے۔ جس سے ملک یا صوبوں کی فلاح اور بہبود ہوگی۔ میں اپیل اور استدعا کرتا ہوں۔ کہ ہر مسلمان مرد عورت اور بچہ کو ایک متحدہ پلیٹ فارم پر اور لیگ کے مشترکہ جھنڈے کے نیچے مجتمع ہو جانا چاہئیے۔ آپ کو سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں جلد سے جلد آل انڈیا مسلم لیگ صوبوں کی مسلم لیگ اور ضلعوں کی مسلم لیگ میں داخل ہو جانا چاہئیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے آپ کو منظم اور مکمل طور سے متحد کیجئے اپنے آپ میں تجربہ کار سپاہیوں کی سی تربیت اور تنظیم پیدا کیجئے۔ اپنی جماعتی ذمہ داریوں کا احساس کیجئے۔ اور باہم اخوت اور محبت کے رشتہ کو مضبوط کیجئے اپنے بھائیوں اور اپنے ملک کے لئے ایمانداری اور وفاداری کے ساتھ کام کیجئے۔ یاد رکھئے کہ کوئی فرد یا کوئی جماعت بلا محنت بغیر مسلسل مشقت تکالیف اور قربانیوں کے کچھ حاصل نہیں کر سکتی

میں جانتا ہوں۔ کہ اس وقت ایسی قوتیں موجود ہیں۔ کہ جو ممکن ہیں۔ کہ آپ کو ڈرائیں۔ اور مرعوب کریں۔ آپ کو دھمکائیں۔ نشانہ مظالم بنائیں اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ آپ کو اس کے ہاتھوں تکالیف پہنچیں۔ لیکن تکالیف اور مصائب کی جن میں ممکن ہے کہ آپ کو پڑنا پڑے مظالم کہ جن کا آپ کو شکار ہونا پڑے۔ ان سے آپ کے قدموں میں تزلزل اور آپ کے عزم میں ضعف نہ پیدا ہونا چاہیئے۔

”بشارت احمد“ بجواب ”قادیانی مذہب“ مصنفہ الیاس برنی

اس سے پیشتر کتاب بشارت احمد کے متعلق ایک اعلان احباب جماعت کی نظر سے گزر چکا ہے۔ ”بشارت احمد“ الیاس برنی صاحب کی ضخیم کتاب ”قادیانی مذہب“ کے جواب میں تصنیف ہوئی ہے۔ ”قادیانی مذہب“ میں مصنف مذکور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علمائے کرام کی تصانیف سے کثیر تعداد میں اقتباسات کو غیر مکمل اور غلط شکل میں پیش کر کے ایسے زہریلے پروپیگنڈا کا مواد جمع کر دیا ہے۔ جو خطرناک نتائج کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے کیونکہ اس کتاب سے عوام کی طبائع پر یہ اثر ہو سکتا ہے کہ مذکورہ کتاب میں چونکہ سلسلہ احمدیہ کی مسلّمہ اور مصنفہ کتب کے حوالجات ہی درج کئے گئے ہیں۔ اس لئے فی الحقیقۃ ہمارے عقائد اور خیالات وہی ہیں جن کا ان غیر مکمل غیر مربوط اور غلط اقتباسات سے اظہار ہوتا ہے۔ اس لئے کسی ایسی کتاب کا شائع ہونا ضروری تھا۔ جس سے اس پروپیگنڈا کا قرار واقعی انسداد اور سدباب ہو سکے۔ سو الحمد للہ کہ کتاب ”بشارت احمد“ اس خوبی کی بہترین طور پر حامل ہے۔ علاوہ بریں اس کتاب میں عقائد سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات۔ حضور اقدس کی پیشگوئیوں اور مسائل مختلفہ فیہ پر مبسوط اور مدلل بحث کی گئی ہے۔ جس سے کتاب کی اہمیت میں معتد بہ اضافہ ہو سکتا ہے قریباً چار سو صفحات کی ضخامت کے باوجود قیمت عمر ہے۔ میں سلسلہ کے مخلص اور تبلیغ کا جوش رکھنے والے احباب سے پُر زور*

* اپیل کرتا ہوں۔ کہ اس کتاب کو جلد سے جلد حاصل کر کے اس کے حقوقِ اشاعت کے وسیع تر بنانے میں ممد و معاون ہوں۔ اور علمی فوائد کے مد اعتنا ... بھی ...

(دوائی اٹھرا) حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے ہیچش دردپسلی یا نمونیہ ام الصبیان برچھا داں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بےچراغ و تباہ کر دیئے۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیداد اپنا غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کیلئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضٰ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

سرمایہ دار احباب کیلئے ایک نفع مند تجارت

سندھ سنڈیکیٹ کو سندھ میں تجارت کپاس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چونکہ یہ ایسا کام ہے جس میں نفع قریباً یقینی ہے۔ اس لئے جو دوست اس میں روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ فوراً مجھے اطلاع دیں۔

پچھلے سال جن دوستوں نے اس تجارت کے لئے روپیہ دیا تھا ان کو تھوڑے عرصہ کے بعد عمدہ منافع تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ منافع اپریل یا مئی ۱۹۳۸ء میں تقسیم کیا جائیگا۔ اور اگر کسی دوست کو راس المال لینے کی ضرورت ہوگی وہ بھی اس وقت واپس کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اس ضمن میں ۵ اکتوبر سے پیشتر روپیہ بھیجنے والے احباب کو ترجیح دی جائیگی۔ احباب اپنا روپیہ ایجنٹ امپیریل بنک میر پور خاص سندھ کے نام بھیج کر اس کے ہمراہ بینک کو ہدایت کریں۔ کہ آپ کا روپیہ سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے حساب میں جمع ہو۔ نیز اس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں

محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

تحفۂ کشمیر

پشمینہ فی گز عہ سے للعہ روپے خالص اونی کشمیرا فی تھان درجہ اول للعہ درجہ دوم للعہ شال پشمینہ عہ سے عہ لوئی خودرنگ دوہری درجہ اول عہ درجہ دوم عہ لوئی ایک بری خودرنگ عہ لوئی ایک کی سفید عہ زعفران موگرہ فی تولہ عہ درجہ دوم عہ زیرہ سیاہ فی سیر عہ بنفشہ فی سیر عہ سلاجیت فی تولہ عہ محصولڈاک علاوہ

المشتہر: جی ایم مینجر شال ایجنسی۔ سوپور۔ کشمیر

میری پیاری بہنو!

میں آپکی ہمدردی کیخاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپکو ماہواری بیقاعدہ آتے ہیں رک رک کر آتے ہیں۔ درد سے آتے ہیں۔ سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے سر درد رہتا ہے قبض رہتی ہے کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے یا سانس پھول جاتا ہے۔ پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے تو آپ یقین رکھیئے کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت مکمل خوراک ایکماہ عہ محصول ۸ر ملنے کا پتہ: سلیچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیت المقدس ۱۶ اکتوبر معلوم ہوا ہے۔ کہ فلسطین کے مفتی اعظم ملک سے بھاگ کر شام پہنچ گئے ہیں فلسطین کے بڑے بڑے شہروں میں سے گزشتہ بارہ گھنٹوں کے اندر اندر ایک سو پچاس عرب رہنما گرفتار کئے گئے ہیں۔

لکھنؤ ۱۶ اکتوبر ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سر وزیر حسن نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ کانگریس سے مستعفی نہیں ہوں گے۔ یاد رہے۔ گزشتہ شب لیگ کونسل کے اجلاس میں اس قرارداد پر بحث ہوئی تھی۔ کہ مسلم لیگ کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کی وجہ سے سر وزیر حسن کے خلاف تادیبی کارروائی کے طور پر ان کا نام لیگ کونسل کی فہرست سے اتار دیا جائے۔

لکھنؤ ۱۶ اکتوبر سر سکندر حیات خان صاحب وزیر اعظم پنجاب نے پریس کو بیان دیتے ہوئے اس سمجھوتے کی وضاحت کی جو آل انڈیا مسلم لیگ کے پچیسویں اجلاس کے موقع پر مسٹر جینا اور ان کے درمیان ہوا ہے (اجلاس میں مسٹر جینا نے جو ایڈریس پڑھا وہ اندر بلا حنظلہ فرمائیں۔) چنانچہ کہا۔ جہانتک پنجاب کا تعلق ہے پارٹیوں کی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ صرف اتنی تبدیلی ہوگی۔ کہ اتحاد پارٹی کے مسلم ارکان کو جو مسلم لیگ کے ممبر نہیں مشورہ دیا جائے گا۔ کہ وہ مسلم لیگ کے ممبر بن جائیں۔ انتخابات کے متعلق یہ عمل ہوگا۔ کہ مسلم ارکان جو لیگ کے ٹکٹ پر انتخاب لڑیں گے۔ اس بات کے پابند ہوں گے۔ کہ منتخب ہونے کے بعد اتحاد پارٹی میں شامل ہو جائیں

لکھنؤ ۱۶ اکتوبر مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے ایسوشی ایٹڈ پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ پرجا پارٹی غیر فرقہ وار جماعت ہے۔ یہ جماعت مجلس آئین ساز میں اپنا طرز عمل حسب سابق جاری رکھے گی۔ لیکن چونکہ پرجا پارٹی اور مسلم لیگ کے پروگرام میں کوئی فرق نہیں۔ اس لئے پرجا پارٹی کے ارکان کے مسلم لیگ میں شامل ہو جانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ انہوں نے مشورہ دیا۔ کہ ہر مسلمان کو مسلم لیگ میں شامل ہو جانا چاہئے۔

لکھنؤ ۱۶ اکتوبر سبجیکٹس کمیٹی نے آل انڈیا مسلم لیگ کے کھلے اجلاس میں فلسطین، وزیرستان، مسجد شہید گنج، اردو زبان اور بندے ماترم کے متعلق بعض اہم قراردادیں پیش کیں۔ جو متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

جبل پور ۱۶ اکتوبر کالی کے جلوس کے دوران میں جو فساد ہوا تھا۔ اس کے بعد آج اکے دکے حملوں کا سلسلہ جاری رہا۔ کل ۱۰۰ اشخاص مجروح ہوئے ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ فساد زدہ رقبہ میں پولیس گشت کر رہی ہے۔ وزیر اعظم قیام امن کی کوشش کر رہے ہیں۔

بیت المقدس ۱۶ اکتوبر کل مختلف مقامات پر ہنگامے برپا ہوئے جس کے نتیجہ میں پانچ اشخاص ہلاک ہوگئے۔ اور متعدد یہودی مجروح ہوئے ایک ریل گاڑی پر جو مصر سے ایک فوجی دستہ کو لا رہی تھی۔ فائر کئے گئے مگر کوئی شخص ہلاک یا مجروح نہیں ہوا۔ حیفا سے سیدا کی طرف ایک ریل گاڑی جا رہی تھی۔ اسے گزشتہ شب بارود سے اڑا دیا گیا۔ تین مسافر ہلاک ہوئے۔ پولیس کے ایک آدمی نے جو ریل گاڑی میں تھا۔ دو عرب حملہ آوروں کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔ وادی بیسان کے یہودیوں کی اطلاع ہے۔ کہ عراقی تیل کے نل کو دو مقامات پر توڑ دیا گیا۔ بیت المقدس میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ آج صبح بیت اللحم کے نزدیک مسلح عربوں سے تصادم کے دوران میں دو برطانوی سپاہی ہلاک ہوگئے۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر آج دفتر وزارت خارجہ میں مجلس عدم مداخلت کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں سانیور گرانڈی نے ان کی طرف سے یہ نئی تجویز پیش کی کہ ہسپانیہ کے ہر دو متحاربین سے کچھ والنٹیر واپس بلا لئے جائیں۔

لکھنؤ ۱۶ اکتوبر کل آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں فیڈریشن کے مسئلہ پر بحث ہوئی۔ اجلاس میں فیڈریشن کی شدید مخالفت کی گئی۔ بحث و تمحیص کے دوران میں بیان کیا گیا۔ کہ اگرچہ کانگریس فیڈریشن کی مخالفت کر رہی ہے۔ مگر وہ انجام کار اسے بھی اسی طرح قبول کرے گی۔ جس طرح وہ صوبجاتی خود مختاری کے اصول کو قبول کر چکی ہے۔ فیڈریشن کی مخالفت میں ایک قرارداد کا مسودہ بنایا جائیگا جسے آج لیگ کے کھلے اجلاس میں پیش کیا گیا۔

امرتسر ۱۶ اکتوبر گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے ۳ پائی سے ۳ روپے ۴ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۳ پائی کھانڈ دیسی ۸ روپے سے ۹ روپے ۸ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے ۶ پائی اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے۔

کلکتہ ۱۶ اکتوبر آج کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ایک روپیہ۔ ا شلنگ $6\frac{3}{4}$ پنس پیرس ۱۰۰ روپیہ ۱۰۸۰ فرانک۔ نیویارک ۱۰۰ ڈالر ۲۶۸ روپے ہانگ کانگ ۱۰۰ ڈالر $83\frac{1}{2}$ روپے شنگھائی ۱۰۰ ڈالر $80\frac{1}{4}$ روپے سنگاپور ۱۰۰ ڈالر ۱۵۶ روپے ٹوکیو ۱۰۰ ین $77\frac{1}{2}$ روپے جاوا ۱۰۰ روپے $147\frac{1}{2}$ گلڈر۔ برلن ۱۰۰ روپے $91\frac{1}{2}$ مارک

شنگھائی ۱۶ اکتوبر جاپانی جنگی جہازوں نے کل چینی ہوائی جہازوں کو گرانے کے لئے توپوں سے گولہ باری کی۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ بین الاقوامی خطہ میں پچاس چینی ہلاک اور زخمی ہوئے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جاپانی فوجیں کیوبا میں داخل ہوگئیں۔ شہر کے بازاروں میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جاپانیوں کی طرف سے سرکاری بیان شائع ہوا ہے۔ کہ شنگھائی میں یکم اکتوبر تک ۳۰۴۶ آدمی ہلاک اور ۹۶۱۷ زخمی ہو چکے ہیں

امرتسر ۱۶ اکتوبر پنجاب کی کانگریس کے اندر تفرقہ و انتشار کے باعث بعض حلقوں میں کوشش ہو رہی ہے۔ کہ ڈاکٹر کچلو کو کانگریس کا صدر بنا کر اس پارٹی بازی کو دور کیا جائے۔ چنانچہ عنقریب ایک وفد اس سلسلہ میں ڈاکٹر کچلو سے ملنے کا ارادہ کر رہا ہے۔

مدراس ۱۶ اکتوبر مسٹر راجگوپال آچاریہ وزیر اعظم مدراس نے ہماری پرچارک ٹریننگ اسکول کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ہندی پڑھنے سے تامل کی ترقی میں رکاوٹ پیدا نہیں ہوگی۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ اگر تامل کو تمام سکولوں میں ذریعہ تعلیم بنایا جائے مگر میں چاہتا ہوں۔ کہ تامل کے علاوہ ہندی بھی پڑھائی جائے۔ کیونکہ ہندی کو قومی زبان تسلیم کر لیا گیا ہے۔

پوتا ۱۶ اکتوبر پونا میں سونیا ماروتی مندر کے متعلق ہندوؤں اور مسلمانوں میں جو تنازعہ دیر سے جاری تھا۔ اس کا تصفیہ ہوگیا ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے ایک وفد نے ہوم منسٹر سے ملاقات کرکے سمجھوتہ کی وہ شرائط ان کے سامنے پیش کیں۔ جو اہالی شہر نے آپس میں طے کی ہیں۔ اس سمجھوتہ کی رو سے ہندو مسجد سے ایک معین فاصلے پر باجا بجا سکتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کو مندر سے ایک معین فاصلے پر وعظ وغیرہ کرنے کا اختیار رہے۔

امرتسر ۱۶ اکتوبر سندھ ہندو کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے بھائی پرمانند نے اپنے ایڈریس میں کہا۔ میرے لئے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے۔ کہ ہندوؤں کو بحیثیت قوم زندگی بسر کرنے کے لئے سنگھٹن کی ضرورت ہے۔ گو میں ہندو مسلم اتحاد کا حامی ہوں۔ مگر میں کانگریس کی اس کمزوری سے متفق نہیں ہوں۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک قوم

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی